عیسیٰ۔ اسکے قصور اور خطا کیا ہیں اسکے محبوس ہونیکا سبب بیان کر +

عدل۔ اِسنے اے رحمان۔ خدا تعالیٰ کی شریعت کی عدولی کی اور اُس عالیجناب کی جس نے اُسے متنفس کیا تعظیم نہیں کی بلکہ اُسکی سلطنت میں فتنہ برپا کر کے اُس کو تخت سے اُتارنے اور مار ڈالنے کا منصوبہ باندہا اور فقط یہی نہیں بلکہ ہر روز گناہ پر گناہ جُہوڑتا جاتا ہی +

عیسیٰ۔ اسکے اِن قصوروں کا ثبوت کیا ہی +

عدل۔ اُس ہی کا اظہار اور اُسکے گناہ بآواز بلند چلاتے اور انتقام کیلئے آواز دیتے ہیں +

عیسیٰ۔ اے مجرم تیرے قصور تو تیرے ہی اظہار سے ثابت ہیں کیا اب تو کوئی ایسا عذر پیش کر سکتا جس سے کہ سزا کا فتویٰ تجھ پر سے ٹل جائے اور تو رہائی پائے اپنے سر کو اُٹھا اور اپنے زرد اور باغی مُنہ کو مت چھپا +

مجرم۔ واویلا مجھ پر! میرے پاس تو کچھ بھی عذر نہیں میرے جُرم تو اتنے ہیں کہ میں اِس زمین پر بسنے کے قابل نہیں بلکہ آسمان کی طرف بھی آنکھ اُٹھا نہیں سکتا میرا ہی دل خود گواہ ہی کہ میں بدذات شریر اور دغاباز ہوں اے خداوند میں اقرار کرتا ہوں کہ میں سراسر خاک اور راکھ اور گھنونا ہوں اور مطلق بچنے کے لایق نہیں اے جو تو نند ہو کے ہماری خطاؤں کو کھوجے تو کونسا بشر ہی جو تیرے آگے کھڑا رہ سکے میں نے تیرا ہی گناہ کیا اور تیری ہی شرع کی عدولی کی ہی +

عدل۔ کیا اے خداوند میں اسپر سزا کا فتویٰ دوں +

عیسیٰ۔ تھم اے عدل ٹھہر +

اور مجرم تجھے کچھ اور کہنا ہی تو کہہ چل +

مجرم۔ حقیر اور گھنونا جو میں ہوں میں کیا کہوں مگر اتنا کہ میں تو تیری دستکاری اور تیرا مخلوق ہوں اور اول میں تیری ہی صورت اور شباہت میں پیدا ہوا حالانکہ اب میں بیکس اور مجرم قیدی ہوں اور ناقص تخم بد ہو کے تیری مسند کے آگے کانپتا اور تھرتھراتا کھڑا ہوں۔ اے رحیم اس سے زیادہ کیا کہوں +

عدل۔ اب آپنے سب سُن لیا خطا کبیرہ ہی کیا اب بھی ہاتھ نہ اُٹھاؤں +

عیسیٰ۔ تھم اے عدل ٹھہر جا ارے مجرم تجھے کچھ اور کہنا ہی +

مجرم۔ کچھ نہیں خداوند مگر رحم رحم کی دہائی دہائی ہی عیسیٰ کی دہائی اور اُسکے نام کی دہائی ہی کہ اُسی سے میری جان کی رہائی ہی میری حالت تو محض تباہ اور مایوس ہی میں دنیا کیطرف سے کچھ امید رہائی کی نہیں کر سکتا اور نہ اپنے اعمال پر کہ خباثت معمور ہیں مگر خدا کے عدل سے عیسیٰ کے پاس فرار کرتا ہوں کیونکہ وہی میری جو مخلص ہی

عدل۔ تو اپنی ایسی باطل امید سے ہاتھ دھو بیٹھ خشمناک خدا نے ایک بار قسم کھائی ہی پھر نہ بدلیگا گناہ کا بدلا ضرور لیگا خداوند جو حکم ہو تو میں اُس پر عدل کی تیغ کا ضرب لگاؤں +

عیسیٰ۔ تھم اے عدل ٹھہر میرے دل میں درد ہی میری انتڑیاں اِسکے لئے پیچ کھاتی ہیں میری شفقتیں حرکت میں آئیں میں یقیناً اُسپر رحم کرونگا میرا خون اِس کمبخت گنہگار کی بیکسی پر سرد ہوا جاتا ہی مجھے ایسا معلوم ہوتا ہی کہ میں اپنے عادل باپ کی صورت اِس کمبخت کی تیلی میں پھر رشتہ ہوتے ہوئے دیکھتا ہوں +

عدل۔ خداوند میں اُسکی جان لئے بغیر دم نہیں لے سکتا +

عیسیٰ۔ اگر تو اِس مجرم کو سزا دینے پر آمادہ ہوا اور بغیر تیرے عدل کے عمل ہونے کے تو اِس کو رہائی نہیں دے سکتا۔ سو تو اپنی خون کی پیاسی کٹار میرے کے میری پسلی میں بھونکدے اور کاری زخم لگا۔ + خوش نعرہ مار اے مجرم اور اپنی جانکو میرے طفیل سے بچا میری جان تیرے لئے بسمل ہوگی میرا دل تیرے واسطے چھٹپٹائیگا میرا خون تیرے واسطے بہیگا +

مجرم۔ واہ بے غایت محبت واہ کرم بے پایاں اور کم بخت عاصی دیکھ راست باز ناراست کے واسطے مارا جاتا ہی +

مراسلات

جناب پادری صاحب والاجناب

تسلیم۔ سطور مفصلہ ذیل آپکی خدمت میں اِس غرض سے بھیجی جاتی ہیں کہ آپ اِن کو اپنی رائے سے مزین فرماکر ڈاکٹر فالن صاحب کو سُناویں اور ڈکشنری معرض انطباع کے ضروری حالات اور اُسکی قیمت سے ہمکو مطلع فرماکر ممنون کریں +

ہماری سمجھ میں آتا ہی کہ شاید ڈاکٹر فالن صاحب اپنی ڈکشنری عموماً بالغرض استفادہ ہندوستانی اور یوروپین کے تالیف فرماتے ہیں اِس واسطے ہمیں جرات ہوتی ہی کہ جو کچھ مفید باتیں متعلق اِس ڈکشنری کے ہماری سمجھ میں آئیں اُن کو ڈاکٹر صاحب کے ملاحظہ کے واسطے ظاہر کریں +

فی الحقیقت جیسے کہ ڈنکن فوربس صاحب کے بوجہ اُنکی کثرت تصانیف کے ہم پر احسان ہیں اسی طرح ہم

اپنے ہمعصر ڈاکٹر فالن صاحب کے بھی بدل مشکور ہیں اور نہایت ادب سے اُن کی جناب میں مفصلہ ذیل تحریک کرتے ہیں +

آپ جانتے ہیں کہ کوئی رسالہ اصطلاحات انگریزی اور سائی نوٹیمس کا آجتک اُردو میں تالیف نہیں ہوا اور انگریزی خوانوں کو اس کی کیسی کچھ حاجت ہے اس واسطے اگر آپ ان دونوں علموں کا حتی الوسع اپنی کتاب میں خیال رکھیں تو باعث منت ہوگا ہماری دانست میں جہاں ارد و اصطلاح بیان کی جائے باامکان قدرت اُسکا ترجمہ بھی انگریزی اصطلاح میں ہونا مناسب ہے +

مختلف محاورات کے فرق بتانیکا آپ کو اختیار ہے مگر ارد وئے معلّٰی یعنے زبان دہلی کا خاص لحاظ رکھنا ہمارے نزدیک بہتر ہوگا - سچ ہے کہ آپ کو ہندوستانیوں کے مختلف محاورات اور اُنکی ثقل و خفت فصاحت وغیر فصاحت کی تفتیش میں بڑی دقت ہوگی مگر آپ ایک بڑا گروہ ہندوستانیوں کا پائینگے جو دل سے دہلی کے ہمارے ہمارے محاوروں کو پسند کرتے ہیں + عورتوں کی زبان کا حال اور اُنکی اصطلاحیں (اگر آپ اُنکا لکھنا مناسب سمجھیں) تو رنگین و نازنین وغیرہ کے ریختی کے دیوانوں سے بخوبی معلوم ہو جائیگی بغیر اسکے انکا حال دریافت ہونا ذرا مشکل ہوگا

کل مصادر اور خصوصاً مرکب اور متعدی المتعدی مصادر کا ترجمہ کرنا ایک جدا گانہ باب میں بہتر ہوگا +

اگر دیباچہ میں ان دونوں زبانوں کی گریمر کا فرق بتا دیا جائے اور جو اختلاف اُنکے اصول و فروع میں ہوا ہو وہ اچھے طور پر بیان ہو تو وہ جو اپنی یا کسی اور زبان مثل فارسی وغیرہ کے صرف و نحو سے واقف ہیں آپکے بڑے ممنون ہونگے +

آخر میں ہم امید کرتے ہیں کہ ہماری یہہ عرض بعد ایک ضروری غور کے منظور فرمائی جاوے +

راقم ج - ی - وکیل انگریزی خوانان ہندازین پوری

نور افشاں سرکار کے دیکھنے سے ہم یقین کرتے ہیں کہ ان سب باتوں کا اِس ڈکشنری میں لحاظ رکھا جاویگا +

اخبارات ملکی و ولایتی

بذریعہ تار برقی دریافت ہوا کہ کاس پیٹرک نامے جہاز ۱۴ ستمبر کو لنڈن سے بندر اکلنڈ کی طرف روانہ ہوا اور ۱۹ - نومبر کو کیپ امید سے کچھ فاصلے پر جل گیا افسوس کی بات ہے کہ صرف ایک میٹ اور دو ملاح بچگئے باقی قریب ۴۰۰ - آدمیوں کے ہلاک ہو گئے +

بذریعہ رپورٹ اُس سوسائیٹی کے جو مغربی ہند میں بغرض اجرا انجیل مقرر ہے واضح ہوا کہ علاقہ احمد نگر میں ۱۰۷ - آدمیوں نے اصطباغ حاصل کیا ان میں سے ۸۱ آدمیوں اور ۳ ا نوجوان نے پونا میں اور ۲۴ نے کولا پور میں بپتسما پایا - پادری گلڈر صاحب دو اور پادری لڈ گارڈ صاحب نے چار اور پادری دیا گو صاحب نے آٹھ جوانوں کو بپتسما دیا یہہ تینوں صاحب دو برس ہوئے انگلستان سے یہاں آئے تھے ان میں سے دو بباعث علالت طبع کے واپس گئے +

کہتے ہیں کہ جناب ویسرائے بہادر ہنگام تشریف بری شملہ کے دہلی میں ایک دربار فرمائینگے +

منڈالی سے ایک ایلچی شاہ برما کا معہ خطوط و تحایف کے چند روز میں جناب ویسرائے بہادر کی خدمت میں داخل کلکتہ ہوگا +

مہاراجہ بہادر والی میسور نے ۲۰ دسمبر کی شام کو دربار میں جناب گورنر جنرل بہادر سے ملاقات فرمائی اور اُس وقت ۲۱ - اتواپ سلامی کی قلعہ سے سر ہوئیں ۲۴ کو جناب ممدوح نے ملاقات بازدید فرمائی +

انڈین مرر سے عیاں ہے کہ اب کی مرتبہ کلکتہ یونیورسٹی کے امتحان داخلہ میں ۲۲۴۴ - امیدوار شامل ہوئے اُن میں سے صرف ۹۵۶ کامیاب ہوئے یعنے ۱۶۹ درجہ اول ۴۸۴ درجہ دوم اور ۳۰۳ درجہ سوم میں +

لکھنؤ کے چوروں نے اہل ہنود کے ایک مندر میں داخل ہو کر اُس جگہہ کے بت کی متبرک چادر کو چرا لیا اور بعد ازاں متصل کی مسجد سے ایک عمدہ قرآن لیکر کافور ہو گئے +

پوانیر ناقل ہے کہ مسٹر شا صاحب نے یارقند کے متصل مقتولان کابل میں سے ایک انگریز درویش کو دیکھا ہے جو ابتک زندہ ہے اُسکے والدین کے ہلاک ہونے کے بعد افغانوں نے اسکی پندرہ سولہ برس کی عمر تک پرورش کی اُسوقت اُسنے اپنی قوم اور والدین کی اصلیت معلوم کرکے طہران کی راہ لی اُسجگہہ ایک صاحب نے اُسکو پناہ دیکر ہندوستان میں پہنچا دیا ہندوستان میں اُسنے اپنا نام جان کیمپل رکھا اور انگلستان کو روانہ ہوا وہاں سے پھر مشرق کی راہ لی اور سات آٹھ برس تک اتالیق غازی کی سلطنت میں سکونت اختیار کی تین مہینے گذرے ایک افغان سوداگر کے وسیلے جس سے شا صاحب واقف تھے سفیران انگریزی کے شفاخانہ میں اُسکو مجبوراً واسطے علاج اپنی آنکھ کے جانا پڑا +

بمبئی گزٹ میں مرقوم ہے کہ لاذنان میونسپل کمیٹی



نے بمبئی کے بازاروں میں جو دغا و فریب کیا تھا اُس
مقدمہ کی مسٹر ولیم این صاحب مجسٹریٹ درجہ اول نے ۱۰
دسمبر تک کامل تحقیقات کی اُس میں جمعدار اور حولدار
اور پانچ آور سپاہی جو ماتحت مسٹر ویب صاحب اسسٹنٹ
سپرنٹنڈنٹ مذبوحی خانہ کے ملازم تھے ملزم ٹھہرائے
گئے اِن میں سے ایک جو مہوشی تھا بباعث عدم ثبوت کے
بری کیا گیا اور باقیوں کو سوائے ایک کے جس کی نسبت
کافی ثبوت نہ پہنچا مختلف المیعاد کی سزا سخت ہوئی۔
یعنے نراین جمعدار کو جو خاص سرغنہ تھا اٹھارہ مہینے قید
اور پانچسو روپیہ جرمانہ اور شیخ حسین حوالدار کو پندرہ
مہینے قید اور تین سو روپیہ جرمانہ اور باقی تین سپاہیوں کو
چار چار مہینے قید اور سو سو روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی ہے
قصابوں اور ماہی فروش عورات پر جو مدت سے ظلم
ہو رہا تھا اُسکا نتیجہ خاطر خواہ ظہور میں آیا۔ صاحب بمبئی
گازٹ فرماتے ہیں کہ اِس مقدمہ کی شہادت سے نکلا ہیں
جو کچھہ ہمارے پرچوں میں متواتر مشتہر ہوا اُس سے یہہ
نہ سمجھنا چاہئے کہ کوئی افسر بھی قابل الزام تھا قصابوں
اور ماہی فروش عورتوں سے جسقدر روپیہ دغا و فریب
سے وصول کیا جاتا تھا اُس کی تعداد فی ماہ قریب ایک
ہزار کے تھی +

لودیانہ۔ ۵ جنوری کو بوقت ۹ بجے صبح کے جلسہ امتحان
طلبا مشن سکول لودیانہ منعقد ہوا میجر گرڈ لتھنا صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر
و مسٹر ہو صاحب جج عدالت خفیفہ و ڈاکٹر امین ووڈ صاحب
و میم صاحبہ جو امریکہ سے ابھی تشریف لائے ہیں و پادری
روڈالف صاحب و پادری ویریفیلڈ صاحب و پادری نیوٹن صاحب
و شاہزادہ شاپور صاحب و شاہزادہ نادر صاحب و دو تین
آور صاحب و میم صاحبان و رائے راجا لعل صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ
کمشنر و بابو گوکل چند صاحب اسسٹنٹ سرجن و منشی کنہیا لعل
صاحب اگنہوتری و بابو بھیروں پرشاد و صاحب
ہیڈماسٹر گورنمنٹ سکول لودیانہ و دیگر رؤسا شہر
شریک جلسہ تھے اول صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے اُردو
میں بڑی فصاحت سے اسپیچ فرمائی بعد ازاں پادری
روڈالف صاحب نے صاحب موصوف و دیگر صاحبان
شریک جلسہ کا شکریہ ادا کیا پھر صاحب ڈپٹی کمشنر نے
اُن طلبا کو زر نقد و کتب و پارچات و دیگر اشیائے
بطور انعام تقسیم فرمائیں جنکے لئے پہلے سے تجویز ہو چکا
تھا۔ بعد تقسیم انعام کے صاحب موصوف نے طلبا سے +

انتخاب رائے جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر
پنجاب بر رپورٹ سررشتہ تعلیم بابت ۱۸۷۳-۷۴ء

رائے۔ سررشتہ تعلیم کی رپورٹ ۱۸۷۲-۷۳ء پر جو رائے
لکھی گئی تھی اُسمیں یہہ بیان کیا گیا تھا کہ گو سال
رپورٹ میں تعلیم کچھہ بہت نہیں پھیلی مگر تقریباً تمام
درجوں کے مدرسوں میں قابلیت روز افزوں کا
ثبوت اور کامیابی آیندہ کی تسلی بخش امید نمایاں
ہے یہہ بھی بیان کیا گیا تھا کہ ڈسٹرکٹ کمیٹیوں کا
تقرر اور وہ سرمایہ جو دیہاتی مدارس کیلئے اب یاد
ہو گیا ہے انہیں کی بدولت جناب نواب لفٹنٹ
گورنر بہادر کو زیادہ تر یہہ امید ہوئی ہے کہ انجام کو
عام لوگوں میں تربیت خاطر خواہ پھیلیگی معلوم ہوا
کہ یہہ امیدیں کافی وجوہ پر مبنی تھیں +
۱۸۷۳-۷۴ء میں مدرسوں کی تعداد بہت بڑھ گئی اور
طلبا کی اوسط حاضری ۲۰۷۷۶ سے بڑھکر ۲۳۳۴۸ پر
پہنچ گئی۔ ضروری قسم کے مدارس جو بنام مڈل سکول
کے مشہور ہیں تعداد میں ۱۱۷ سے بڑھکر ۱۸۰ پر پہنچ گئے
مدارس نسوان ۳۱۵ سے بڑھکر ۳۲۳ ہو گئے اور
اُسکے ساتھہ ہی ڈسٹرکٹ کمیٹیوں کی تدبیر سے دیہاتی
مدارس شمار میں ۱۰۹۴ سے ۲۰۱۵ ہو گئے اور صاحب
دائرکٹر کو اپنی رپورٹ کی دفعہ ۲۱ میں یہہ تحریر کرنیکا
موقعہ ملا کہ ہمارے مدرسوں کو روز بروز پسند
کرتے جاتے ہیں۔ ایسی صورتیں پیش آئی ہیں کہ جب
کوئی سرکاری مدرسہ برخاست کیا گیا تو انہوں نے
اپنا خاص اسکول قایم کرنے کے واسطے چندہ کیا اور
درخواست دی کہ وہ مدرسہ سررشتہ تعلیم کے امتحانات
و انتظام عام کے تابع رہے سال گذشتہ میں بعض
دیہات میں بھی امدادی مدارس قایم ہوئے ہیں جنکے
لئے دیہاتی لوگ چندہ نقد یا جنس ادا کرتے ہیں +

دفعہ ۳۔ ترغیب تعلیم کی بابت بھی سال رپورٹ سے
نتایج تسلی بخش ہیں دہلی کے کالج کی جماعت سال
دوم کے طلبا کی کامیابی نمایاں تھی +

دفعہ ۴۔ جب تعلیم کی عام حالات سے مختلف درجوں
کے مدارس کی ترقی کی طرف توجہ کیجاتی ہے تو معلوم ہوتا
ہے کہ پنجاب یونیورسٹی کالج نے بڑی ترقی کی +

دفعہ ۶۔ معلوم ہوتا ہے کہ سرکاری مدارس علی میں
سے ہوشیارپور امرتسر لاہور کے اسکول اچھے ہیں
مگر عموماً اسکولوں کے اعلی طبقوں میں بہت ترقی نہیں
ہوئی +

دفعہ ۹۔ سرکاری مدارس نسوان کی بابت یہہ معلوم
ہوتا ہے کہ صاحب انسپکٹر حلقہ لاہور کو جنکی تعداد کے علاوہ
یہہ رپورٹ کرنیکا بھی موقعہ ملا کہ اکثر مدارس میں ابتدائی
تعلیم خاصی دیجارہی ہے اور آیندہ مستقل ترقی کی امید
ہے۔ چونکہ جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پر روشن ہے
کہ اِس امر کی ترقی میں اصلی مشکلات سدراہ ہیں
اِسلئے نواب ممدوح اِس بات سے تعجب نہیں فرماتے

[illegible]
دس بجے کے بعد جلسہ برخاست ہوا +

کہ پنجاب کے باشندوں میں عورتوں کی بہبودی کی واقعی خواہش کے آثار ابتک منودار نہیں مگر مسلمانوں اور ہندوؤں اور سکھوں نے جو سرکار کی صریح منشاء کو یہاں تک تسلیم کر لیا ہے کہ اپنی لڑکیوں کی تعلیم کے مانع نہیں ہوتے یہہ بھی کچھہ چیز ہے +

دفعہ ۱۱- ترقی تعلیم صرف انہیں مدارس میں نہیں ہوئی جو سرکار کے خاص اہتمام میں ہیں بلکہ مدارس امدادی کا شمار بھی ۴۸۸ سے بڑہکر ۴۹۹ پر اور اوسط حاضری روزمرہ ۲۰۸۲۵ سے ۲۱۹۵۶ پر جا پہنچا ہے اور جو روپیہ غیر سرکاری سبیلوں سے خرچ ہوتا ہے وہ ۱۸۱۱۸ سے ۲۱۸۳۵ پر پہنچگیا ہے +

دفعہ ۱۴- اُن اعلی درجہ کے امدادی سکولوں کی نسبت جو ہندوستانیوں کے واسطے ہیں جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر دیکھتے ہیں کہ مشن سکولوں کے طلبا سرکاری سکولوں کے طلبا کی نسبت کلکتہ یونیورسٹی کے امتحان داخلہ میں زیادہ کامیاب ہوئے مگر ادنی اور وسطی مدارس کے امتحانوں کے نتیجے خاطرخواہ کم تھے امتحان مدارس وسطی کی بابت ہیڈ ماسٹروں کو اور امتحان مدارس ادنی کی نسبت مدرسان ماتحت کو مدد خیالات ضرور معلوم ہوتا ہے +

لودیانہ مشن سکول کی ترقی بالخصوص حسب دلخواہ معلوم ہوتی ہے اور پشاور و راولپنڈی کے مشن سکولوں کی ترقی قابل تحسین اور تسلی بخش تھی +

دفعہ ۱۵- منجملہ اُن مدارس امدادی درجہ وسطی کے جو ہندوستانیوں کے واسطے ہیں فیروزپور کے مدرسہ میں جو نندسنگھ کے اہتمام میں تھا خوب کامیابی ہوئی اور باقی مدارس میں سے مدرسہ چھاونی فیروزپور و مدرسہ مقام گھمیانہ ضلع جھنگ و چرچ مشن سکول کانگڑہ و چرچ مشن اسکول دہرمسالہ اور امریکن مشن اسکول گجرانوالہ اور پریس بی ٹیرین مشنریوں کے مدارس واقعہ انبالہ ذکر خاص کے مستحق ہیں +

دفعہ ۱۶- درجہ ادنی کے امدادی سکولوں میں سے انگریزی علاقہ لاہل کے مدارس واقع کیلانگ اور چرچ مشن کے مدارس واقعہ کوٹ گڑہ اور سینٹ سٹیفن مشن سکول دہلی کی نسبت رپورٹ میں بہت تعریف کے ساتھہ ذکر ہے +

دفعہ ۱۷- منجملہ امدادی مدارس نسوان کے جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر دیکھتے ہیں کہ لڑکیوں کے امریکن مشن سکول ہوشیارپور اور سوسائٹی اشاعت گاسپل مشن سکول دہلی کی اچھی رپورٹ ہوئی ہے +

دفعہ ۱۸- مدارس تعلیم المعلمین سرکاری میں جو ترقی باعث تدابیر متذکرہ رپورٹ سال گذشتہ کے واقع ہوئی ہے اُسکا ذکر پیشتر آچکا ہے اور جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر اس مقام پر کریچن ورنیکلر ایجوکیشنل سوسائٹی کے مدرسہ تعلیم المعلمین امرتسر کے لئیق و تجربہ کار پرنسپل راجرز صاحب کی نسبت اپنا دلی شکریہ اُس خدمت کے واسطے تحریر فرماتے ہیں جو راجرز صاحب نے دہلی اور لاہور کے سرکاری مدارس تعلیم المعلمین کو بلا کسی محنتانہ کے معاینہ کر کر رپورٹ کرنے میں کی ہے- نواب ممدوح کو یہہ سنکر تسلی ہوتی ہے کہ راجرز صاحب کی رائے میں ہردو مدارس مذکورہ بالا کا طریق کارروائی نہایت عمدہ ہے- راجرز صاحب کے خاص امدادی مدرسہ تعلیم المعلمین واقع امرتسر میں ترقی نمایاں ہوئی اور اس مفید مدرسہ کے بہت سے تعلیم یافتہ مدرس سرکاری مدرسونمیں مقرر ہوچکے ہیں- امدادی مدرسہ تعلیم المعلمین نسوان امرتسر اور نیز وہ جو دہلی میں باہتمام میم صاحبہ پادری ونٹر صاحب کے ہیں ان دونوں کی کارروائی بھی عمدہ معلوم ہوتی ہے مگر نواب ممدوح افسوس کرتے ہیں کہ مدرسہ لاہور کی بابت ایسی ہی تعریف کے کلمات تحریر نہیں کئے جا سکتے نواب ممدوح ڈایرکٹر صاحب کے مشکور ہونگے اگر وہ جلد اس مدرسہ کے انتظام میں پوری اصلاح کرنے کی تدبیر کرینگے +

دفعہ ۲۳- ایک اور امر کسی قدر ضروری ہے جسمیں جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کی رائے میں بہت زیادہ خرچ ہوئے بغیر کامیابی ہو سکتی ہے اور نواب ممدوح ڈایرکٹر صاحب کو اسپر متوجہ فرماتے ہیں- وہ یہہ ہے کہ کچھہ خاص کوشش ہونی چاہئے جس سے ہمارے کالجوں اور سکولوں کے طلبا زبان انگریزی کے تلفظ میں ترقی کریں- چونکہ جناب ممدوح کو پنجاب کے تمام مقامات میں مدارس سرکاری کی انگریزی جماعتوں کے امتحان لینے اور سرکاری کالجوں کے طلبا سے گفتگو کرنے کا اتفاق پڑا ہے اسلئے جناب ممدوح کو خوب یقین ہوگیا ہے کہ اس قسم کی کچھہ کوشش درکار ہے- زبان انگریزی کا ایک بدنما تلفظ جو پڑگیا ہے وہ ہی سارے میں پھیلا ہوا ہے اور جہانتک نواب ممدوح دریافت کر سکتے ہیں یہہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ خرابی تلفظ بڑہتی جاتی ہے اور ہر سال اُسکا علاج زیادہ تر مشکل ہوتا جایگا اسلئے نواب ممدوح کو منظور ہے کہ جو شخص طلبا ہندوستانی کو انگریزی سکھاتے ہیں وہ سب اس امر پر خاص توجہ کریں اور نواب ممدوح ایک تدبیر سمجھاتے ہیں جس سے غالبا کچھہ فایدہ ہوگا اور وہ یہہ ہے کہ ڈسٹرکٹ سکول اور کالجوں کے واسطے جو سالانہ انعام تجویز ہوتے ہیں

مطبع امریکن مشن لودیانہ میں باہتمام پادری ویری صاحب کے چھپا

